REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P/GDP-3.

جلد ۲۵   شمارہ ۳۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۶؍ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ   ۲؍ تبوک ۱۳۵۵ ہش   ۲؍ ستمبر ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰؍ اگست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی صفحہ ۳ پر مندرجہ تفصیلی اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر پانے اور جملہ مقاصد خیر میں کامیابی کے ساتھ بخیریت مرکز واپس تشریف لانے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

٭۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں کے گرامی نامہ میں مندرجہ اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ۲۴؍ اگست کو زیادہ خراب ہو گئی تھی اور بیہوشی رہی ۲۵؍ اگست کو بیہوشی کی کیفیت میں تو بہتری رہی۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ تھی۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ میرا تاثر یہ ہے کہ طبیعت پہلے سے گر رہی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر آپ کا مبارک سایہ تا دیر سلامت رکھے آمین۔

٭۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

آسنور (کشمیر) میں مجلس خدام الاحمدیہ آل کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بابرکت شمولیت اور پُرلطف خطاب

٭ وادی کی جماعتہائے احمدیہ کے خدام کی بکثرت شمولیت ٭ تقاریر اور ورزش کے مقابلے ٭ مبلغین کرام کی تربیتی تقاریر

بر رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رکن تبلیغی و تربیتی وفد کشمیر

آسنور (کشمیر) ۱۵؍ اگست۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ آل کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع موضع آسنور میں ۱۴، ۱۵؍ اگست کو منعقد ہو کر نوافل و ذکر الٰہی سے معمور اوقات اور تقاریر اور ورزشی مقابلہ جات اور تربیتی اجلاس کے ساتھ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

اجتماع کی تیاری اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے پہلے ۳۱؍ جولائی اور یکم اگست کی تاریخیں مقرر ہوئی تھیں۔ لیکن بعض مجبوریوں کی بناء پر تبدیلی کر کے ۷، ۸؍ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئیں لیکن آخر جولائی ہی سے وادی میں اس قدر بارش ہوئی کہ وادیٔ کشمیر کا نشیبی علاقہ سیلاب کی زد میں آگیا اور راستے منقطع ہو گئے اس لئے بامر مجبوری مقررہ تاریخوں پر کنونشن نہیں ہو سکا۔ ادھر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع وفد ۵؍ اگست کو جموں پہنچ چکے تھے اور راستے منقطع ہو جانے کے سبب پانچ روز تک وہیں رکے رہے۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی جموں میں آمد کی اطلاع ملی تو احباب جماعت نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ۱۴/۱۵ اگست خدام الاحمدیہ کنونشن کے لئے اور ۲۱/۲۲ سالانہ کانفرنس کے لئے مقرر کر دیں اور محترم صاحبزادہ صاحب مع وفد ۱۲؍ اگست کو وادیٔ کشمیر میں ورود فرما ہوئے کنونشن کے لئے امسال آسنور کی جگہ متعین کی گئی تھی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی نگرانی میں خدام الاحمدیہ آسنور نے دن رات ایک کر کے اجتماع کے لئے تیاری کی مسجد سے ملحقہ سبزہ زار پلاٹ کو چاروں طرف سے جھنڈیوں سے آراستہ کر کے درمیان میں خوبصورت اسٹیج تیار کیا گیا۔ اور خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل عہد اور ذمہ داریوں وغیرہ سے متعلق مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات بڑے بڑے چارٹ پر خوشخط لکھ کر سٹیج کے چاروں طرف نصب کروائے ساتھ ہی لنگر خانہ کا انتظام تھا۔ اور خدام کی ڈیوٹیاں مختلف شعبہ جات میں پہلے ہی سے لگا دی گئی تھیں۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز پہلے ہی سے اجتماع کی تشہیر کے لئے پوسٹر طبع کروا کر رکھے تھے۔ لیکن عین موقع پر پروگرام تبدیل ہونے پر ریڈیو کشمیر سے انہوں نے اجتماع کے ملتوی ہونے کی خبر نشر کروائی۔ اسی طرح جب ۱۴، ۱۵؍ کی تاریخیں مقرر ہوئیں تو تب بھی ریڈیو کشمیر سے خبر نشر کروائی اور پوسٹرز میں تاریخوں کی تبدیلی کر کے وقت سے پہلے جملہ جماعتوں میں پہنچانے کا انتظام کیا۔

مہمانوں کی آمد

باوجود اس کے کہ راستے کی خرابی کے باعث آسنور پہنچنا کوئی آسان امر نہ تھا۔ پھر بھی کافی تعداد میں خدام مختلف جماعتوں سے اس کنونشن میں شریک ہوئے۔ سب سے پہلے گیارہ بجے کے قریب دریا پار کر کے جماعت احمدیہ رشی نگر سے ۵۰ خدام نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے آسنور پہنچے اس کے بعد جماعت احمدیہ ناصر آباد۔ شورت۔ یاری پاریگام۔ یاری پورہ۔ گاگرنا۔ موضع نانسا وغیرہ جماعتوں سے خدام آسنور پہنچے جبکہ آسنور سے ۱۲ کلو میٹر دور ایک پُل زلزلہ کے ٹوٹ جانے کے باعث بس نہیں آسکتی تھی یہاں جماعتوں سے یہ راستہ پیدل طے کر کے اجتماع میں شرکت کی جزاہم اللہ تعالیٰ

محترم صاحبزادہ صاحب کا ورودِ مسعود

ٹھیک ایک بجے محترم صاحبزادہ صاحب محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور امیر احمد صاحب، افتخار احمد صاحب اشرف، محمد سعید صاحب انور۔ عرفان نور احمد صاحب (امریکن نو احمدی) مولوی سعادت احمد صاحب وغیرہ جو قادیان سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ ہی وادی میں آئے تھے دو ٹیکسیوں کے ذریعہ آسنور پہنچے۔ جبکہ مقامی جماعت اور دیگر مقامات سے آئے ہوئے خدام و انصار اور اطفال محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے استقبال کے لئے قطار در قطار کھڑے تھے اور نوجوانوں نے اپنے معزز مہمان کے استقبال کے لئے کئی استقبالیہ گیٹ بنائے تھے نعرہ ہائے تکبیر اھلاً و سہلاً و مرحبا اسلام زندہ باد وغیرہ کے پُرجوش نعروں کے درمیان محترم صاحبزادہ صاحب کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ بعدہٗ آپ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے خدا تعالیٰ کی رحمت کے جلوے ہم آئے دن ایسے مواقع پر مشاہدہ کرتے رہتے ہیں آج صبح نماز فجر کے وقت بجلی چمک رہی تھی اور بادل گرج رہے تھے اور پھر بارہ بجے دن ہلکی بارش بھی شروع ہوئی لیکن بفضلہ تعالیٰ پانچ منٹ کے بعد بارش رک گئی اور مطلع صاف ہو گیا الحمدللہ

کنونشن کا پہلا دن

افتتاح | ٹھیک ۳ بجے ... محترم صاحبزادہ صاحب [illegible]

(باقی صفحہ ۹ پر)

پرنٹر: صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے سنٹ منیر پرنٹنگ پریس نمبر دگار، اردو بازار ... میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان ... سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نیویارک سے میڈیسن تشریف لے گئے

خطبہ جمعہ اور امریکہ کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے حضور کا بصیرت افروز خطاب

شہر کے میئر نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے انہیں قرآن کریم کا ہدیہ پیش کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورہ امریکہ کے سلسلہ میں جو تازہ اطلاع بجانب محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بذریعہ اخبار الفضل موصول ہوئی ہے۔ وہ افادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

"میڈیسن (نیوجرسی) ۶ اگست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ایک بجے سہ پہر امریکہ کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کنونشن کا افتتاح فرمانے کے لئے نیویارک سے بخیریت یہاں پہنچ گئے۔

حضور نے آج جمعۃ المبارک کی نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ قرآن کریم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور اس پاک کتاب کے جملہ احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنے خالق و مالک سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

کنونشن کے باقاعدہ افتتاح سے قبل میڈیسن شہر کے میئر نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ اور حضور کی خدمت میں تحائف پیش کئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر کو قرآن پاک کا ایک نسخہ بطور ہدیہ دیا۔

بعد ازاں چار بجے تمام امریکہ کی احمدی جماعتوں کے امیر محترم رشید احمد صاحب (امریکن نومسلم) نے ملک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضور نے کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے امریکہ کے احمدی احباب سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب میں خلافتِ احمدیہ کے بلند مقام کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ خلافت کی مقدس رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مقدس پیغام کی دنیا بھر میں اشاعت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کی طرف سے جملہ احمدی احباب کو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

(غلام احمد)"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور خیر و عافیت کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۷۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

مسجد احمدیہ گوٹن برگ (سویڈن) کا بابرکت افتتاح

قادیان ۲۸ اگست الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مسجد احمدیہ گوٹن برگ (سویڈن) کا افتتاح بتاریخ ۲۰ اگست بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے فرمایا۔ افتتاح کی بابرکت تقریب میں چھ صد احباب جماعت نے شمولیت کی یہ پُرمسرت اطلاع ربوہ سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ دی ہے اس بارہ میں تفصیلی رپورٹ معلوم ہونے پر انشاء اللہ افادہ احباب کے لئے اسے بھی شائع کیا جائے گا۔

واضح ہو کہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد گذشتہ سال ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا اور خدا کے اس گھر کی تعمیر کے جملہ اخراجات جماعت (۲)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مبلغین سلسلہ کا

جموں کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ!

جموں کے گوردواروں میں مبلغ سلسلہ کی تین کامیاب تقاریر

اخبارِ بدر میں شائع شدہ اعلان کے مطابق اسنور کشمیر میں ۱۲ اگست کو خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور ۱۵ اگست کو ناصرآباد میں آل کشمیر کانفرنس کا انعقاد ہونے والا تھا۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خطاب فرمانا تھا۔ لہٰذا آپ پروگرام کے مطابق چند احباب کے ہمراہ قادیان سے روانہ ہو کر ۵ اگست کو جموں پہنچ گئے اور مسجد احمدیہ جموں میں قیام فرما ہوئے اسی طرح ان تقاریب میں شرکت کے لئے بمبئی سے مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ اور مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قادیان سے ۶ اگست بروز جمعہ جموں پہنچ گئے۔ مگر شدید بارشوں کی وجہ سے کشمیر جانے کا راستہ بند تھا۔ اور سب احباب کو پانچ روز تک جموں میں ہی رکنا پڑا۔

خطبہ جمعہ

۶ اگست کو مسجد احمدیہ جموں میں خطبہ جمعہ مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے پڑھا اور احباب کرام کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر امریکہ و کینیڈا کی اطلاع دیتے ہوئے حضور کے اس سفر کے کامیاب و بابرکت ہونے اور حضور انور کی صحت و سلامتی کے لئے تحریکِ دعا کی۔

محترم صاحبزادہ صاحب سے معززین شہر کی ملاقاتیں

دورانِ قیام جموں متعدد مسلم اور غیر مسلم معززین شہر سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ایک رات مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب چیئرمین اوقافِ اسلامی سابق ایم پی بھی محترم صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کے لئے مسجد احمدیہ میں تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔

جموں کے دو گوردواروں میں مولانا امینی صاحب کی تین تقاریر!

اب چونکہ بارشوں کی وجہ سے جموں میں اراکین وفد کو رکنا پڑا تو مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں نے سیکھ صاحبان سے مل کر ۸ اگست کو گوردواروں میں مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کا انتظام کروایا۔ چنانچہ اتوار کی صبح گاندھی نگر کے بڑے گوردوارہ میں مولانا امینی صاحب نے "گورو نانک جی اور اسلامی تعلیمات" پر تقریر کی۔ گیانی سنت سنگھ صاحب نے تقریر کے بعد خوشکن تاثرات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد شہر میں سنگھ سبھا گوردوارہ میں اسی موضوع پر مولانا امینی صاحب نے ۴۵ منٹ تقریر کی۔ تقریر کے بعد گیانی ایشر سنگھ صاحب نے بہت ہی اچھے ریمارک دیتے ہوئے یہ خواہش کی کہ اگر مولانا صاحب ہیں وقت دیں تو رات کو ہم ایک اسپیشل میٹنگ بلاتے ہیں مولانا اس میں بھی تقریر فرمائیں چنانچہ ان کی خواہش کو منظور کیا گیا اور رات کو اسی گوردوارہ میں جب کہ کافی تعداد میں سیکھ صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے مولانا امینی صاحب نے پون گھنٹہ گورو نانک جی کی سیرت اور اسلامی تعلیمات پر تقریر کی جو پسند کی گئی۔ اس طرح سیکھ صاحبان میں بھی اسلام کی تبلیغ پہنچانے کا ایک اچھا موقعہ پیدا ہوا اس سلسلہ میں مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت کی مساعی قابل داد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی صحت و عمر میں برکت دے آمین ثم آمین

اراکین وفد کی کشمیر کیلئے روانگی

موسم کی خرابی کی وجہ سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع اور کشمیر کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی کرنی

(باقی صلا پر دیکھئے)

(۲) احمدیہ انگلستان نے برداشت کئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس ملک کے تمام باشندگان کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ اور ان پر اسلام کی حقانیت جلد ظاہر ہو۔ اور سعید روحیں نورِ محمدی سے منور ہو کر خدا کی رضا کو جلد حاصل کرنے والی بنیں اور جن دوستوں نے اس خانہ خدا کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

"نئی دنیا" میں رہنے والوں تک نئی زمین اور نئے آسمان کی بشارت پہنچانے کی غرض سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر امریکہ کا مبارک آغاز

کراچی میں مختصر قیام کے دوران احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

احباب کرام کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر امریکہ و کینیڈا پر روانہ ہو جانے کی ابتدائی خبر کا علم ہو چکا ہے۔ حضور نور ۲۰ر جولائی کو نماز فجر کے بعد ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے اور لاہور میں چند گھنٹے قیام فرمانے کے بعد اسی روز حضور بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے جہاں سے حضور نے انگلستان اور امریکہ تشریف لے جانا۔ کراچی میں قیام کے دوران جو روح پرور خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے فرمایا اس کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے اخبار الفضل سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

کراچی میں ورود اور مصروفیات

حضور ایدہ اللہ لاہور میں چند گھنٹہ قیام فرمانے کے بعد اسی روز (یعنی ۲۰ر جولائی ۱۹۷۶ء کو ہی) مع اہل قافلہ و دیگر خدام ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر پی آئی۔ اے کے طیارہ ڈی سی ہنڈلے کے ذریعہ لاہور سے روانہ ہو کر بارہ بجکر ۵۵ منٹ پر کراچی کے فضائی مستقر پر ورود فرما ہوئے۔

کراچی ایئرپورٹ پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی سرکردگی میں احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ائرپورٹ سے حضور محترم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی کوٹھی واقع پی۔ ای۔ سی۔ ایچ تشریف لے گئے اور اسی روز ساڑھے تین بجے شب انگلستان روانہ ہونے تک وہیں قیام فرمایا احباب جماعت بھی فضائی مستقر سے وہاں آ حاضر ہوئے نیز کراچی کے دور دراز علاقوں سے بھی احباب بکثرت وہاں پہنچنے شروع ہو گئے اور شام تک احباب کی آمد کا سلسلہ جاری رہا مغرب تک کوٹھی کا لان اور ارد گرد کا علاقہ مشتاقانِ دید اور پرشوق سامعین سے پُر ہو چکا تھا۔

احباب کی تشریف آوری کے پیشِ نظر حضور ساڑھے پانچ بجے سہ پہر باہر لان میں تشریف لائے اور چہل قدمی کے دوران احباب سے گفتگو فرما کر انہیں بیش قیمت ارشادات سے نوازتے رہے گفتگو کے دوران حضور نے مکرم رشید طارق صاحب قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سے خدام الاحمدیہ کی مقامی تنظیم سے متعلق بعض امور دریافت فرمائے اور کراچی کو نو قیادتوں میں تقسیم کرنے اور باہم مقابلے کی روح پیدا ہونے کے خوشکن اثرات و نتائج پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں انہیں قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا۔

گفتگو کے دوران جب افراد اور قوموں کے عادات و خصائل کا ذکر آیا تو ایک دوست نے ایک امریکی محاورہ کا ذکر کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ بچپن میں انسان جن باتوں کا عادی ہو جاتا ہے وہ عمر بھر اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں اور ایسی عادتیں اس کی فطرت کا جزو بن جاتی ہیں اس پر حضور نے فرمایا لیکن اس میں ایک استثناء بھی ہے جس کو نئی زمانہ مادہ پرست اقوام نے نظر انداز کر رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں اس کی زندگی میں انقلاب برپا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کے عادات و اطوار یکسر بدل جاتے ہیں اور وہ پرانی عادتوں سے آزاد ہو کر یکسر ایک نیا انسان بن جاتا ہے وہ وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا انبیاء علیہم السلام لوگوں کے عادات و اطوار بدل کر انہیں نئے انسان بنانے کی غرض سے ہی تشریف لاتے ہیں سب سے عظیم انقلاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ سے ظہور میں آیا آپؐ نے عادۃً فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی قوم کو ایک باخدا قوم میں تبدیل کر کے ان کی کایا پلٹ دی مثال کے طور پر عرب لوگ شراب کے بُری طرح عادی تھے اور شراب نوشی کی مجلسیں منعقد کرتے تھے لیکن جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو چشمِ زدن میں وہ شراب نوشی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے دستکش ہو گئے یہ انقلابِ عظیم اس لئے برپا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندر اللہ کا پیار پیدا کر دیا تھا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے پس بچپن کی عادتیں راسخ ہو کر انسان کی فطرت کا جزو تو بن جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا پیار ایسی چیز ہے جو ان کی کایا پلٹ کر اسے صدیوں پرانی عادات و اطوار کی غلامی سے آزاد کرا دیتا ہے۔ اور اس کی فطرت فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا کی طرف عود کر آتی ہے۔

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے مقابلہ میں غذا کی کمی کا مسئلہ جب گفتگو کے دوران چھڑا تو حضور نے اس بارہ میں بھی بہت سیر حاصل روشنی ڈالی اور فرمایا کہ قرآن مجید کی روشنی میں یہ مسئلہ بہت عمدگی سے حل ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گندم کے ایک دانہ میں نشو و نما کی اتنی زبردست قوت رکھی ہے کہ وہ سات سو گنا پیداوار دے سکتا ہے اسی ضمن میں حضور نے yeast میں بے پناہ غذائیت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ yeast کی تھوڑی مقدار سے بہت کثیر آبادی کی غذائیت کی ضرورت کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں اور اسی لئے آثار الصفات یا قوانینِ قدرت بھی غیر محدود ہیں انسان جو محدود ہے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور آثار الصفات کا احاطہ کر ہی نہیں جو لوگ معجزات کا انکار کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور آثار الصفات کو اپنی صلاحیتوں کی طرح محدود سمجھتے ہیں حالانکہ جو معجزہ بھی ظاہر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت اور اس کے آثار کے تحت ہی رونما ہوتا ہے گو انسان کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ اور اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ خود محدود ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور غیر محدود آثار الصفات کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ پس معجزہ کو قانونِ قدرت کے خلاف کہنا یکسر غلط ہے۔

چہل قدمی کے دوران گفتگو کا یہ ایمان افروز اور روح پرور سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے اختتام پر ۶ بجے شام حضور اندر تشریف لے گئے۔

مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں اور احباب سے خطاب

۸ بجے شب حضور نے باہر تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں اور پھر کرسی پر رونق افروز ہو کر احبابِ کراچی کو بہت روح پرور اور وجد آفریں خطاب سے نوازا اس میں حضور نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈال کر تعلق باللہ کی اہمیت واضح فرمائی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تعلق باللہ کا ثبوت دینے کی غرض سے قائم کیا ہے اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ محبت اور پیار سے نوعِ انسانی کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائے اور خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق قائم کر کے اسے خدا تعالیٰ کے پیار اور افضال و انعامات کا مورد بنائے۔

حضور نے فرمایا اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب، ایک ایسا اصول اور ایک ایسا سچا فلسفہ ہے جس نے تمام انسانوں کے حقوق کی ضمانت دی ہے۔ اور اس طرح شرفِ انسانی کو قائم کیا ہے۔ دنیا میں فساد پڑتا ہی اس وقت ہے جب حق تلفی ہو اور اگر حق تلفی نہ ہو تو سارا فساد مٹ جاتا ہے۔ اس وقت دنیا مختلف طبقوں اور حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک اشتراکی دنیا ہے اور دوسری مغربی دنیا ہے ایک ترقی یافتہ دنیا ہے اور دوسری ترقی پذیر دنیا ہے، ایک نئی دنیا ہے اور دوسری پرانی دنیا ہے۔ ایک مہذب دنیا ہے اور دوسری غیر مہذب دنیا ہے۔

الغرض یہ دنیا کئی حصوں اور طبقوں میں منقسم ہے ہر حصہ دوسرے حصہ کی حق تلفی کرتا ہے۔ اور اس حق تلفی کے نتیجہ میں فساد پیدا ہوتا ہے اور امن مفقود ہو کر رہ جاتا ہے اس حق تلفی کی وجہ یہ ہے کہ دنیا اپنے رب سے غافل اور بیگانہ ہو چکی ہے اس کی ہستی، اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان نہیں رہا ہے اس لئے وہ خدا کی مخلوق کی حق تلفی کرنے اور شرفِ انسانی کا پاس نہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتی۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور کائنات میں ان صفات کے غیر محدود جلووں اور ہر ذرۂ کائنات میں ان جلووں کے مؤثر ہونے اور اس کے نتیجہ میں تمام اشیاء کے اندر غیر محدود خواص پائے جانے

کا ذکر کرنے اور اسے مثالوں سے واضح کرنے کے بعد تعلق باللہ کی اہمیت پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی اور فرمایا کہ انسان کی تمام تر خوش نصیبی اس میں ہے کہ وہ ایسی ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت ہستی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور اس کے پیار کے جلووں سے شادکام ہو کر ایسی کامیاب زندگی گذارے کہ کبھی حرف تلخی کا نام و نشان باقی نہ رہے حضور نے فرمایا کہ اگر انسان جو محدود ہے غیر محدود خدا سے اپنا تعلق قائم کرے، تو پھر یہ غیر محدود تعلق کی شکل اختیار کرے گا۔ اس دنیا کے تعلقات ختم ہونے والے ہیں لیکن خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق غیر محدود ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ نہ صرف وہ اس دنیا میں جاری رہے گا بلکہ اگلے جہان کی زندگی میں بھی (ساتھ) چلا جائے گا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ فانی دنیا اور اپنی عقل کو ہی سب کچھ نہ سمجھے بلکہ تعلق باللہ میں ترقی کر کے غیر محدود ترقیات کا اپنے آپ کو اہل بنائے۔

اس زمانہ میں نوع انسان کو درپیش مسائل اور نت نئی مشکلات کا سبب یہ ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو سب کچھ سمجھ کر اس وہم میں مبتلا ہیں کہ مسائل و مشکلات کے حل کے لئے صرف عقل ہی کافی ہے بلکہ ان کے نزدیک عقل ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے مسائل اور مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے حالانکہ اگر عقل ہی کافی ہوتی تو ماہرین اور دانشوروں کی آراء اور نظریات میں تضاد نہ ہوتا۔ ان میں تضاد کا ہونا ثبوت ہے اس امر کا کہ محض عقل کافی نہیں ہے بلکہ مسائل حل کرنے کے لئے کوئی اور ذریعہ بھی ہونا چاہیئے اور وہ کبھی خطا نہ جانے والا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا در ہے جسے کھٹکھٹا کر رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بدقسمت ہے وہ انسان جو اپنے لئے عقل کو کافی سمجھتا ہے اور خدا کے در کو اپنے پر بند کر لیتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہم اس خدا پر ایمان لائے ہیں جو ہم سے پیار کرتا ہے، ہماری دعائیں سنتا ہے اور ہمیں ہماری مرادیں عطا کرتا ہے اور ہمارے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ وہ الحیّ بھی ہے اور القیوم بھی وہ اپنی ذات میں زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی بخشتا ہے۔ اور ہر چیز اسی کے سہارے کی وجہ سے قائم ہے اور اس کی پیدا کردہ کوئی چیز اور کوئی مخلوق بھی اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اسی لئے تعلق باللہ اور اس میں ترقی ہمارا اصل سہارا ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنے وجود کو قائم اور برقرار رکھنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تعلق باللہ کا ثبوت دینے کے لئے ہی جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ افراد جماعت کو تو نمایاں طور پر تعلق باللہ میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندے بن کر زندگی گزارنی چاہیئے۔ نہ صرف یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو بلکہ باقی انسانوں کا بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بنیں۔

اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ہم اس مقصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ مخلوقِ خدا کی نہایت درجہ ہمدردی اور اس کے ساتھ محبت اور پیار کا جذبہ ہم میں موجود نہ ہو حضور نے فرمایا نہ صرف یہ کہ کسی کے ساتھ دشمنی نہ کرو بلکہ کسی کو بھی اپنا دشمن نہ سمجھو بلکہ سب کے ہمدرد اور بہی خواہ بنو۔ حقیقت یہ ہے کہ سو میں سے ایک بلکہ لاکھ میں سے ایک ایسا ہوگا۔ جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتا ہوگا اس ایک کی خاطر ہم کیوں دوسروں سے دشمنی کریں بلکہ ہم تو لاکھ میں سے اس ایک سے بھی پیار ہی کریں گے کیونکہ خدا نے ہمیں بلا استثناء ہر ایک سے محبت اور پیار کا سلوک روا رکھنے اور خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق قائم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کسی کی بھی دشمن نہیں وہ ہر ایک سے اپنا فائدہ مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ اس کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر پیار کرے گی۔ حتیٰ کہ اپنے پیار سے اس کو بھی محروم نہیں رکھے گی۔ جو اپنی ناسمجھی سے اپنے آپ کو اس کا دشمن تصور کرتا ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ ہم اپنے اس پیار کا کسی سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے ہم تو خدا کے پیار کی خاطر دوسروں سے پیار کرتے ہیں تاکہ ہمیں بھی اور انہیں بھی خدا کا پیار حاصل ہو۔

اعلانِ نکاح

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب ۹ بجے شب تک (قریباً پچاس منٹ) جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے محترم ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر آف حیدرآباد دکن کے صاحبزادے مسلم بن عقیل صاحب کا نکاح سکینہ مریم صاحبہ بنت محترم پروفیسر عباس بن عبد القادر صاحب مرحوم کے ہمراہ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلانِ نکاح سے قبل حضور نے خطبۂ نکاح پڑھتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت میں جس بچے اور بچی کے نکاح کا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ سیدہ آپا سارہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے میرے اپنے عزیز ہیں یہ خاندان (خاندان محترم پروفیسر عبد القادر صاحب مرحوم بھاگلپوری) بھی بڑا مخلص ہے۔ جب مخلص خاندانوں کے اخلاص کے واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں تو ہمارے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ ہم ان کی خوشیوں میں شریک ہوں اور ایک احمدی کی شرکت یہی ہے کہ وہ دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خوشیوں کے سامان کرے، اس دنیا کے حسنات سے بھی اور آخرت کی حسنات سے بھی انہیں نوازے ان میں اور ان کی نسلوں میں ایثار اور قربانی کا مادہ قائم رہے۔ اس کے بعد حضور نے نکاح کا اعلان فرمایا اور رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا کرائی جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔

بیش قیمت زرّیں ارشادات

اعلانِ نکاح کے بعد حضور دوبارہ کرسی پر رونق افروز ہوئے اور احباب کو نہایت بیش قیمت زرّیں ارشادات سے نوازا حضور نے فرمایا میں چھ سال پہلے کراچی آکر رہا تھا اس کے بعد میں یہاں آکر احباب کراچی سے نہیں مل سکا میں بھی احباب سے ملنے کا خواہش مند رہتا ہوں اور احباب بھی مجھ سے ملنے کے متمنی رہتے ہیں اب چونکہ طویل عرصہ کے بعد مختصر قیام کے لئے میرا یہاں آنا ہوا ہے اس لئے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ابھی کچھ دیر اور باہم مل کر اللہ اور رسول کی باتیں کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہمارا اصل رہنما قرآن عظیم ہے۔ تمام خرابی قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کو بہر صورت مقدم رکھیں اور اس کے احکام پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ قرآن کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے لئے روحانی استعدادوں کا ترقی پانا ضروری ہے اور روحانی استعدادوں کی نشوونما خدا کے پیار کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جہاں تک قرآن فہمی کا تعلق ہے قرآن نے علی الاعلان کہا ہے۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ یعنی قرآن کو وہی سمجھ سکتے ہیں اور اس کے حقائق و معارف سے وہی لوگ بہرہ ور ہو سکتے ہیں جو مطہر ہوں یعنی تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا اور دوسری طرف یہ اعلان فرمایا کہ فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی (النجم آیت ۳۳) یعنی اپنے آپ کو مطہر نہ کہو خدا تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون مطہر ہے اور کون مطہر نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق کا پتہ خدا ہی دے سکتا ہے۔ کوئی دوسرا طہارت کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتا اس سے ثابت ہے کہ قرآن کا علم وہی دے سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ اس مقام پر کھڑا کرے اور جسے خدا تعالیٰ مطہر قرار دے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ مہدی علیہ السلام کی بعثت پر قرآن کریم کی شہادت اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت موجود ہے کسی کو خدا نے یہ حق نہیں دیا کہ وہ مہدی سے اختلاف کرے کیونکہ وہ حَکَم اور عَدل بن کر آیا ہے اگر کوئی مہدی کو نہ پہچانے تو یہ امر دیگر ہے لیکن جہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا تعلق ہے اس سے عقلاً یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ مجھے مہدی سے اختلاف کرنے کا حق پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونکہ اللہ تعالےٰ نے حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپؑ نے قرآن مجید کی خود تفسیر نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو جو تفسیر سکھائی وہ آپؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور اس طرح آپؑ نے نئی ضرورتوں اور نئے تقاضوں کے مطابق مسائل کو حل کیا اور نئے معنوں کی رو سے نئی تفسیر بیان فرمائی قرآن کریم اپنی ذات میں ہر طرح مکمل ہے۔ اس میں نہ کوئی کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی ہاں خدا تعالیٰ خود جسے مطہر قرار دے وہ نئی ضرورتوں اور نئے تقاضوں کے مطابق قرآن کے نئے معارف بیان کر سکتا ہے اور اسی سے قرآن کریم کا علم حاصل ہو سکتا ہے پس قرآن بڑی ہی عظیم کتاب ہے اور ہر خیر قرآن کریم کے ساتھ وابستہ ہے اگر قرآن کا علم ہمیں حاصل ہے تو دنیا کا کوئی علم، دنیا کا کوئی عالم اور دنیا کا کوئی دانشور ہمارے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا ہے ہمیں قرآن ہی کو حرزِ جان بنانا چاہیئے اور قرآن ہی سے عشق کرنا چاہیئے اسی سے ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے حالیہ سفر کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

(۱) امریکہ میں پہلی دفعہ جا رہا ہوں اور جا اس لئے رہا ہوں کہ وہاں اس وقت تک ایک خاص حلقہ میں اسلام کو نفوذ حاصل ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ لیکن دوسرے حلقہ نے ابھی تک اتنا اثر قبول نہیں کیا ہے جتنا قبول کرنا چاہیئے تھا۔ اس حلقہ میں عرصہ سے سست روی کی کیفیت چلی آ رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جا کر اسلام کے آگے بڑھنے کی حرکت کو تیز کیا جائے تا اہلِ امریکہ کے سب حلقوں کو ہی اللہ تعالیٰ

اپنے پیار کے جلوے دکھائے۔

(۲) گذشتہ سال خدا تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے سکنڈے نیویا کے اور ملک میں مسجد کی تعمیر کے سامان کئے۔ چنانچہ میں نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ جاکر وہاں سنگِ بنیاد رکھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد مکمل ہو گئی ہے۔ اور امریکہ سے واپسی پر ۲۰ر اگست کو اس کا افتتاح کرنا ہے۔ انشاء اللہ۔

(۳) پھر تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز کرنے کے لئے یورپ کے تبلیغی مشنوں کا دورہ بھی ضروری ہے۔ تین سال پہلے میں نے مشنوں کا دورہ کیا تھا۔ اس کے بعد گذشتہ سال جب میں یورپ آیا تو علاج اور صحت کی بحالی کی غرض سے آیا تھا اور مشنوں کا دورہ نہ کرسکا تھا۔

بعدہٗ حضور نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک خاص تسلی اور بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پچھلے دنوں کچھ خاموشی سی تھی اور حالات کی وجہ سے طبیعت میں کچھ فکر تھا۔ تاہم دعائیں برابر کرتا رہا تھا ایک دن صبح کے وقت زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے

عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا

(یعنی میں اپنے رب کے حضور دعا کرنے کی وجہ سے بدنصیب نہیں ہونگا۔

اس سے تسلی ہو گئی۔

پھر حضور نے بیرونی ملکوں کی جماعتہائے احمدیہ میں بڑھتی ہوئی بیداری اور ان کے اخلاص اور جذبۂ قربانی کا ذکر فرمایا حضور نے فرمایا اب باہر کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ چکی ہیں اور غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہی ہیں۔ گوٹن برگ میں جو نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے وہ بیرونی ملکوں کے جماعتوں کے چندہ سے بنی ہے ۱۹۷۷ء یا ۱۹۷۸ء میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ بیرونی ملکوں کی جماعتیں اس نئی مسجد کے لئے بھی انشاء اللہ العزیز رقم مہیا کر دیں گی۔

حضور نے امریکہ میں نومسلموں کی تربیت کے ایک پروگرام کا بھی ذکر فرمایا اور اس ضمن میں بتایا کہ وہاں کے احمدیوں اور بالخصوص ان کی نئی نسلوں کو وہاں کے گندے ماحول سے محفوظ رکھنے کے لئے وہاں مختلف مقامات پر تربیت گاہیں بنانی ہیں اس ضمن میں حضور نے تربیت کے بعض زریں اصولوں پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ تربیت کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ لوگوں کو ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق وعظ کیا جائے تاکہ جو بات انہیں بتائی جائے وہ ان کے ذہن نشین ہو جائے اس اصول کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے بعض مبلغین کی تقریروں میں ایک خرابی پیدا ہو گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب وہ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ساری خوبی اس امر میں سمجھتے ہیں کہ سامعین پر اپنی لیاقت کا رُعب ڈالیں خواہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حالانکہ بات لوگوں کی عقل اور سمجھ کے مطابق کرنی چاہئے تاکہ بات ان کی سمجھ میں آسکے مقصد تقریر کا لوگوں پر رُعب ڈالنا نہیں بلکہ ان کو نیکی کی بات سمجھانا ہونی چاہئے اگر تم نے ایک گھنٹہ میں لوگوں کو نیکی کی ایک بات سمجھا دی اور اسے ان کے ذہن نشین کرا دیا تو سمجھ لو تم نے بہت اہم خدمت سرانجام دی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک احمدی عالم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا احمدی عالم اس کو کہا جائے گا۔ جو تعلیم تربیت اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ دوسروں کو عالم بنا دے۔

حضور نے بچوں کی تربیت کے ایک اہم اصول پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ بچہ کے لئے علم حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ سوال کرنا ہے۔ جو بات اسے عجیب معلوم ہوتی ہے وہ اس کے متعلق سوال کرتا ہے بچے کو اس کے سوال کا جواب ملنا چاہئے اسے سوال کرنے پر ڈانٹنا نہیں چاہئے۔ اگر تمہیں جواب نہیں آتا تو بچے کو ڈانٹو نہیں اور جواب نہ آنے کی صورت میں کبھی اسے غلط جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ اسے بتا دو اس کا جواب مجھے نہیں آتا میں خود معلوم کر کے اس کا جواب تمہیں سمجھا دوں گا۔

دورانِ گفتگو اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ جماعت کو اس وقت زبان دانوں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ یعنی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی مختلف زبانیں جانتے ہوں اور ان میں مہارت رکھتے ہوں تاکہ ان سے مختلف ملکوں میں تبلیغ کا کام لیا جا سکے اور ان سے کتابوں کے تراجم کرائے جاسکیں زبان دان نہ ہونے کی وجہ سے کام میں بہت رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ طویل عرصہ کام کرنے کے باوجود ہم بعض مبلغوں کو اس لئے واپس نہیں بلا سکتے کہ ایسے زبان دان ہمارے پاس نہیں ہیں جنہیں ہم ان کی جگہ بھیج سکیں زبان دانوں کی کمی کی وجہ سے کتابوں کے تراجم کا کام بھی خاطر خواہ طریق پر نہیں ہو رہا۔ جماعت بعض نوجوانوں کو زبانیں سکھانے کا انتظام کر رہی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر بھی غیر ملکی زبانیں سیکھیں بالخصوص اب تو بعض یونیورسٹیوں میں زبانیں سکھانے کا انتظام ہو گیا ہے ہمارے نوجوانوں کو اس انتظام سے فائدہ اُٹھانا چاہئے تاکہ وہ جماعت کے کام آسکیں اور انہیں خدمتِ اسلام کی سعادت میسر آسکے

احباب کو مزید ایک گھنٹہ اہم ارشادات سے نوازنے کے بعد حضور دس بجے شب اندر تشریف لے گئے اس کے بعد حضور گیارہ بجے شب کے قریب پھر باہر تشریف لائے اس وقت صرف وہی احباب حاضر تھے جو مختلف انتظامی ڈیوٹیوں پر مقرر تھے حضور نے ان کے درمیان ایک کرسی پر رونق افروز ہو کر ان سے چند منٹ تک بہت ہی محبت اور شفقت بھرے انداز میں باتیں کیں اور ہر ایک سے اس کا حال احوال دریافت فرمایا۔ یہ سب احباب اپنے آقا ایدہ اللہ کی اس شفقت پر از حد مسرور ہو رہے تھے ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے

سوا گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ آرام فرمانے کے لئے اندر تشریف لے گئے۔ کیونکہ اسی رات حضور نے تین بج کر بیس منٹ پر کے۔ ایل۔ ایم کے طیارے میں ایمسٹرڈم روانہ ہونا تھا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ کا کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ) کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

ربوہ میں سیلاب زدگان کی مدد اور ان کیلئے کھانیکا انتظام

۸ر اگست کو چونکہ سرگودھا روڈ پر بھی ٹریفک معطل تھی اور گرد و نواح کے بہت سے مسافر پانی میں سے گزر کر یا ریلوے لائن پر پیدل چل کر ربوہ آتے رہے اس لئے مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لئے کھانے کا انتظام کیا جو خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے زیر انتظام اڈہ چونگی نمبر احمد نگر اور ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کو دیا گیا چنانچہ ۱۲۲۲ کا کھانا تقسیم کیا گیا اگلے روز ۹ر اگست کو ریلوے اسٹیشن پر ۴۰۰ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ خدام مسافروں کا سامان اُٹھا کر بھی انہیں پانی میں سے گزارنے میں مدد دیتے رہے۔ (الفضل ۱۰ر ...)

چمنِ روحانیت میں موسمِ بہار کی آمد آمد

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس

انسانی قلوب میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بابرکت ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کو اپنے دامن میں لئے ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں آگیا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

تقرب الٰہی اور تزکیۂ نفس کا یہ بابرکت مہینہ جس کے پہلے عشرہ میں خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں درمیانی عشرہ میں گناہوں کی بخشش اور مغفرت ہوتی ہے اور آخری عشرہ میں لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دے کر جنت کا وارث بنایا جاتا ہے۔ پہنچ چکا ہے۔

یہ مہینہ اپنے نفس کی جائز خواہشوں کو روکنے اور خدائے واحد کی خصوصی عنایت بجالانے کا ہے۔ یہ بابرکت مہینہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرمی، ہمدردی، غمخواری، مروّت، محبت اور رواداری سے پیش آنے اور اس کی ٹریننگ لینے کا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں باری تعالیٰ اپنے مومن بندے کی روزی بڑھا دیتا ہے۔

یہ وہ بابرکت ایام و لیالی ہیں کہ ہر مومن مسلمان دن کے وقت روزہ رکھ کر اور رات کو ذکرِ الٰہی، تراویح، تہجد میں گذار کر روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے اور "مقاماً محموداً" کا مستحق قرار پاتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر اور اس کی خوشنودی اور رضا کی طلب میں اکل و شرب اور دیگر نفسانی خواہشات کو ترک کرتے ہوئے خدا کے رنگ میں رنگین ہو جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کا عملی نمونہ بن جانے کی کوشش کرتا ہے۔

فضائلِ رمضان

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظیم نعمت الٰہی کو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ بیان فرمایا ہے۔ یعنی انسان روزہ اپنی شرائط اور آداب کے ساتھ رکھنے کے نتیجہ میں تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر عباد الرحمٰن کے زمرے میں آجاتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے فضائل بیان فرماتے ہوئے مومنوں کو ترغیب دی ہے کہ اس بابرکت مہینہ سے پوری طرح فائدہ اٹھایا جائے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ"۔

یعنی روزہ دار محض میری رضا کے حصول کے لئے اکل و شرب و دیگر شہواتِ نفسانیہ کو ترک کرتا ہے۔ اس لئے میں خود اس کا بدلہ ہوتا ہوں۔

(۲) نیز فرمایا:-

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ

یعنی جب رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانی قوتیں زنجیروں میں جکڑ دی جاتی ہیں۔

یعنی اس بابرکت مہینہ میں انسانی قلوب میں ہمیشہ نیک اور رضائے الٰہی کو جذب کرنے والی باتوں کی تحریک ہوتی ہے اور شیطانی وساوس سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی طرف رغبت ہوتی ہے گویا کہ انسانی زندگی میں نور اور عزائم میں تازگی اور رگ رگ میں روحانیت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

(۳) نیز فرمایا:-

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"۔

جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۴) روزے کی فضیلت کے ضمن میں آپ فرماتے ہیں:-

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

جو شخص رمضان کے تیس روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کر شوال کے چھ روزے بھی رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایک نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا قرار دیا ہے۔ ان چھتیس دنوں کے روزوں کا دس گنا یعنی ۳۶۰ دن کے روزوں کا ثواب ملتا ہے گویا کہ اس نے سارا سال ہی روزہ رکھا۔

غرض حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے فضائل بیان فرماتے ہوئے ترغیب دلائی ہے کہ اس بابرکت مہینہ سے پوری طرح فائدہ اٹھایا جائے اور اس پاک مہینہ کی برکتوں سے حصہ حاصل کرتا رہے۔

روزہ اور مذاہبِ سابقہ

روزہ ایک ایسی قدیم عبادت ہے۔ جو اسلام سے قبل بھی تمام مذاہب سابقہ میں کسی نہ کسی رنگ میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنی اے مومنو! تم پر بھی روزے رکھنا اسی طرح فرض کر دیا گیا ہے جس طرح تم سے قبل اہلِ مذاہب پر فرض قرار دیا گیا تھا تاکہ تم روحانی، جسمانی اور اخلاقی کمزوریوں سے اپنے آپ کو بچا سکو۔

چنانچہ انجیل مقدس میں حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے دعا اور روزے کے ذریعہ بدروحوں کو نکالنے کی تحریک فرمائی ہے اور عربی انجیل میں الصوم اور الصلوٰۃ کے الفاظ مرقوم ہیں۔ چنانچہ بائیبل کے عربی ترجمہ میں یوں لکھا ہے:-

وَاَمَّا هٰذَا الْجِنْسُ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ

(متی باب ۱۷ آیت نمبر ۲۱)

یعنی اس قسم کی بیماری صلوٰۃ و صوم (نماز اور روزے) کے ذریعہ ہی دور ہو سکتی ہے۔

نیز حضرت یسوع مسیح فرماتے ہیں:-

"جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ انہیں روزہ دار سمجھیں۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں تجھے دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

(متی ۱۷ : ۱۶ - ۱۶)

انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے خود بھی چالیس روز تک روزے رکھے تھے چنانچہ انجیل میں لکھا ہے

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر اسے بھوک لگی۔"

(متی ۴ : ۱ - ۲)

یعنی حضرت مسیح ناصری نے ۴۰ روز چلہ کشی کرتے ہوئے روزے رکھے اس فقرے میں صرف فاقہ کا لفظ استعمال کر کے اس عظیم القدر عبادت کا درجہ گھٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ انجیل کے عربی ترجمہ میں فاقہ کی جگہ روزہ (صوم) کا ہی لفظ آیا ہے ملاحظہ ہو:-

ثُمَّ اُصْعِدَ يَسُوْعُ اِلَى الْبَرِّيَّةِ مِنَ الرُّوْحِ لِيُجَرَّبَ مِنَ الْاِبْلِيْسِ فَبَعْدَ مَا صَامَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

یہاں فاقہ کی جگہ صام (روزہ رکھا) درج کیا گیا ہے۔

اسی طرح بائیبل میں متعدد جگہوں پر یعنی سموئیل ۲ ، ۱۲ : ۱۶ ، یوایل ۲ : ۱۵ ، یسعیاہ ۵۸ : ۵ ، یرمیاہ ۳۶ : ۶ ، زکریا ۵ : ۷ وغیرہ مقامات میں روزوں کا ذکر ہے۔

یہی حال دیگر مذاہب کا ہے۔ یعنی ہر مذہب کی صحیح اور ابتدائی تعلیمات میں روزہ کو بہت بڑی اہمیت دی گئی تھی۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ہی ساتھ اس عظیم عبادت میں اپنی مرضی خواہش اور سہولت کے پیشِ نظر بہت ساری تبدیلیاں پیدا کی گئی ہیں۔

روزہ اور روحانی انقلاب

روزے کے اس مقدس فریضہ نے

(باقی صفحہ پر دیکھئے)

تقریر بر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

قسط ۲

موعودِ اقوامِ عالم

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

امام مہدی کا کدعہ بستی سے ظہور

حضرت شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں مہدی کے مقام کے بارہ میں لکھا ہے کہ اربعین میں یہ لکھا ہے مہدی علیہ السلام کا خروج کدعہ بستی سے ہوگا۔ (بحوالہ موعود اقوام عالم) اور بعض کتب میں کدنہ (د کی بجائے ر) بستی لکھا ہے جیسا کہ شیعہ احباب کی کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے:۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج المہدی من قریۃ
یقال لھا کرعۃ"

کہ مہدی ایک بستی سے نکلے گا جس کا نام کرعہ ہوگا۔

ممکن ہے کدعہ سے ہی کرعہ بن گیا ہو۔ یہ دونوں حرف (د۔ ر) آپس میں کافی متشابہ ہیں اس لئے دال کا راء بن جانا قابل تعجب نہیں۔

کدعہ قادیان سے معرب ہے

کدعہ کے سلسلہ میں جناب حضرت غلام فرید صاحب جو ریاست بہاولپور اور ملتان کے علاقہ کے مانے ہوئے بزرگ تھے انہوں نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ کدعہ میں مہدی کے ظہور والی علامت حضرت مرزا صاحب کے دعویٔ مہدویت پر گواہی دیتی ہے اور یہ کہ کدعہ قادیان سے معرب ہے چنانچہ آپ کی مشہور کتاب "ارشادات فریدی" میں درج ہے کہ

"بعد ازاں فرمودند کہ مرزا صاحب بر
مہدویت خود بسیار علامات کردہ۔
مگر ازاں میاں دو علامات کہ در کتاب
خود درج ساختہ بیان نمودہ است
برتر و بدرجہ غایت بر دعویٔ مہدویت
او گواہ اند۔ یکے این کہ او گفتہ کہ در
حدیث شریف آمدہ است کہ قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی
من قریہ یقال لھا کدعۃ ویصدقہ
اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی
البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاث
مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ
مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسمائھم
وبلادھم یعنی فرمودند نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بیرون آید از دہے کہ
گفتہ شود او را کدعہ در اصل معرب
کادیان است"

(ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے اس کے بعد فرمایا کہ مرزا صاحب نے (حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام) اپنی مہدویت پر بہت سی دلیلیں دی ہیں مگر ان میں سے دو علامتیں جو انہوں نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں ان کے دعوی مہدویت پر بہت زیادہ گواہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک گاؤں سے باہر آئیگا جسے کدعہ کہتے ہیں۔ کدعہ اصل میں کادیان سے معرب ہے۔ اور دوسری علامت ۳۱۳ اصحاب والی لسٹ آپ پر صادق آتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب مخلصین کے نام ۳۱۳ کی تعداد میں حدیث نبوی کے مطابق کتاب انجام آتھم اور آئینہ کمالات اسلام میں چھپے ہوئے ہیں۔

مذکورہ حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مشرق میں۔ ہندوستان میں۔ قادیان میں ہونا تھا۔ اور اس کے مطابق حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ظہور قادیان (ہندوستان) میں ہوا۔

اس سلسلہ میں جب ہم ویدوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اتھروید میں ایک ایسے رشی کی آمد کا ذکر پاتے ہیں۔ جو کسی دوسرے بڑے رشی کا نائب ہوگا۔ اس کی آمد پر لوگ اس کی مخالفت کریں گے۔ لیکن وہ اپنے روحانی علم کے ذریعہ کامیاب ہوگا۔ اس رشی کے مقام ظہور کے متعلق لکھا ہے۔

"قدون اوا سیۃ وکرتم اندرسیہ
استی پونسیم"

(اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۹ منتر ۱۲)

(ترجمہ) اس رشی کے بہادری دکھانے کا مقام (یعنی اس کا مرکز) قدون بنایا گیا۔ اس کے حیرت انگیز کاموں کی وجہ سے اس کی شہرت کو سب سنیں گے اس منتر میں دو باتیں واضح ہوتی ہیں کہ اس رشی کے مرکز کا نام قدون ہوگا اور یہ کہ اس کی شہرت دور دور تک ہوگی۔

(یہ پیشگوئی میرے سنسکرت کے استاد جناب مولانا ناصر الدین عبد اللہ صاحب جنہوں نے سالہا سال تک بنارس میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کی اور بنگال سے کاویہ تیرتھ کی ڈگری حاصل کی آج سے تقریباً اُنتیس سال قبل اتھروید سے پیش کی۔ ان دنوں میں جامعہ احمدیہ میں سنسکرت کلاس کا طالب علم تھا اور میرے زمانہ طالب علمی میں ہی اس پیشگوئی پر پنڈت تریلوک چند شاستری سے استاذی المکرم مولانا ناصر الدین عبد اللہ صاحب کا ایک زبردست مناظرہ ہوا تھا۔ یہ مناظرہ پہلے تحریری مدرسہ احمدیہ کے ایک وسیع کمرہ میں ہوا تھا اور اس کے بعد استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی صدارت میں مسجد اقصیٰ میں سنایا گیا تھا۔ یہ مناظرہ ویدوں میں "احمد اور قدون" کے نام سے چھپ چکا ہوا ہے۔ اس پیشگوئی کے بارہ میں تفصیل چاہنے والے احباب اس کتاب کا مطالعہ کریں)

سکھ مذہب کے گورو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانہ کے کامل ولی تھے اپنے زمانہ کے متعدد مسلمان اولیائے کرام سے ان کے روحانی تعلقات تھے۔ انہوں نے آنے والے موعود اقوام عالم حضرت مہدی علیہ السلام کے وطن کے بارہ میں وضاحتاً یہ لکھا ہے کہ وہ بٹالہ کی تحصیل میں آئیگا۔ چنانچہ بھائی بالا کی جنم ساکھی میں یوں لکھا ہے۔

"تاں مردانے پچھیا گورو جی بھگت
کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہویا ہے۔
سری گورو نانک جی آکھیا۔ مردانیا
اک جٹیٹا ہوسی پر آساں توں پچھے
سو برس توں بعد ہوسی پھر مردا۔
پچھیا جی کیہڑے تھائیں اتے ملک
وچ ہوسی۔ تاں گورو کہیا مردانیاں
وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔
سن مردانیاں۔ نرنکار دے
بھگت سب اکو روپ ہوندے
ہن۔ پر اوہ کبیر بھگت نالوں
وڈا ہوسی"

(جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱)

مطلب اس کا یہ ہے کہ مردانے نے گورو جی سے دریافت کیا کہ بھگت کبیر سے بھی کوئی بڑا گورو ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو کب اور کہاں ہوگا۔ تو گورو صاحب نے فرمایا آنے والا گورو ہم سے سو برس بعد آئیگا۔ وہ زمیندار ہوگا۔ اور بٹالے کے پرگنے (تحصیل) میں آئیگا۔ اور یہ کہ وہ کبیر بھگت سے بڑا ہوگا۔

بڑی صاف اور واضح پیشگوئی ہے یہ جو لکھا ہے کہ سو برس کے بعد ہوگا اس کا مطلب گوروؤں کے سلسلہ ختم ہونے کے ایک سو سال بعد آئیگا۔ سکھوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بابا نانک جی سے لیکر سری گورو گوبند سنگھ جی تک گوروؤں کا ایک ہی سلسلہ ہے۔ آخری گورو۔ گورو گوبند سنگھ جی ہیں ان کے بعد گوروؤں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ نہ کسی کو گورو یائی ملی اور نہ ہی کسی نے گورو ہونے کا دعویٰ کیا۔ گورو گوبند سنگھ جی ۱۷۶۵ء بکرمی میں فوت ہوئے تھے۔ ۱۷۶۵ء بکرمی سے سو سال بعد یعنی ۱۸۶۵ء بکرمی کے بعد اس موعود نے آنا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب ۱۸۹۱ء بکرمی میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد آپ نے مہدی اور مسیح و کرشن ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

پس بابا نانک صاحب کی پیشگوئی بہت ہی واضح ہے۔ اور مذکورہ پیشگوئیوں کو ایک نظر دیکھنے سے یہ نتیجہ سامنے آجاتا ہے کہ آنے والے موعود نے ہندوستان میں ظاہر ہونا تھا ہندوستان کے صوبہ پنجاب اور پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ میں اور خاص قادیان میں ظاہر ہونا تھا۔ اور ان پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیان کی مقدس بستی سے ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا ایک وقت تھا کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لیکن آج یہی قادیان دنیا میں مشہور و معروف ہو چکا ہے اور اس میں ظاہر ہونے والے موعود کی آواز دنیا میں گونج رہی ہے۔

موعود اقوام عالم کس نام سے ظاہر ہوگا۔

آنے والے موعود کے مختلف نام مذہبی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں جو اس کے صفاتی نام ہیں۔ تاہم بعض کتب میں اس کا اصلی نام بھی بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اسلامی کتب اور ویدوں کے مطابق آنے والے موعود کا نام احمد بتایا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان مبارک سے ان کے مثیل کی پیشگوئی یوں بیان کی گئی ہے۔

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

یبرق من التوراۃ ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما
جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر
مبین"

(ترجمہ) یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں - میں تصدیق کرتا ہوں ان پیشگوئیوں کا جو میرے آنے سے پہلے تورات میں موجود ہیں اور ایک اور رسول کے آنے کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اس کا نام احمد ہوگا -

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم شان رسول کے بارہ میں جو پیشگوئیاں تورات میں موجود ہیں ان کی تصدیق کی اور فرمایا کہ وہ ضرور آئیں گے - اور تورات کی پیشگوئیوں کے علاوہ ایک اور رسول کے آنے کی خبر دی اور صاف الفاظ میں فرمایا کہ اس آنے والے کا نام احمد ہوگا ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی مثیل مسیح کی بابت تعلق رکھتی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ تھے آپ کا نام محمد تھا - اور مثیل موسیٰ محمد کے لئے ایک مثیل مسیح احمد کا آنا بھی ضروری تھا۔

چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی - آپ کا اصل نام احمد تھا - غلام آپ کا خاندانی نام تھا - چنانچہ آپ کے والد صاحب غلام مرتضیٰ تھے - آپ کے بھائی کا نام غلام قادر تھا - اسی طرح آپ کا نام احمد تھا -

بعض احادیث میں بھی آنے والے امام مہدی کا نام احمد آیا ہے جیسا کہ بحار الانوار میں لکھا ہے -

"عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر المھدی ......
اسمہ احمد وعبداللہ والمھدی"
(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۰)

حضرت حذیفہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی کے نام کے بارہ میں سنا فرمایا اس کا نام احمد ہوگا -

اسی طرح النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۰ حاشیہ پر لکھا ہے -

"عصابۃ تغزو الھند وھی
یکون مع المھدی اسمہ احمد"
ایک جماعت ہندوستان میں امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی جس کا نام احمد ہوگا -　　(باقی)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں - تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے - اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں - اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو -

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۲۴	مکرم سید وزارت حسین صاحب	۱۸۲۸	مکرم محمد سعید صاحب لکھنو
۱۰۵۲	" دلدار علی خانصاحب	۱۸۵۴ F	" ایم - اے بھٹی صاحب
۱۰۶۰	" ظفر عالم صاحب	۲۰۹۶	محترمہ مسز طاہر صاحبہ
۱۰۹۱	" فیروز الدین صاحب	۲۱۳۳	مکرم ... رک احمد صاحب ظفر
۱۱۴۲	" یوسف علی صاحب	۲۲۷۱	" عبد الستار صاحب
۱۱۵۴ F	" خراقت اللہ خانصاحب	۲۳۰۷	" پتھو کو با سائر صاحب
۱۲۰۸	" جے ایس راز صاحب	۲۳۰۶	" ناصر احمد صاحب
۱۲۲۵	" جی - ایم لطف اللہ صاحب	۲۳۴۳	" عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۵۷ F	سنٹرل لائبریری برمنگھم	۲۴۰۱ F	" ایم ابراہیم صاحب
۱۴۰۰	مکرم قمر الدین صاحب انجولی	۲۴۱۸	" ایم جمال احمد صاحب
۱۴۵۹	" عبد الوقار خانصاحب	۲۴۲۰	" محمد اسد اللہ صاحب
۱۴۸۹	" محمد شفیع صاحب	۲۴۹۹	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ
۱۵۳۱	" غلام احمد صاحب	۲۷۰۴ F	Ahmadiyya Movement in Islam
۱۶۲۱	محترمہ سیدہ امۃ الباری صاحبہ	۲۷۴۷	مکرم محمد اشرف صاحب
۱۶۲۴	انٹرنیشنل لائبریری پٹیالہ	۲۷۵۷	پبلک لائبریری دیو درگ
۱۶۳۲	مکرم پروفیسر بی - ایم بھیلا صاحب	۲۷۵۸	سنٹرل لائبریری بلاری
۱۶۳۶	" محمد عنایت اللہ صاحب	۲۷۷۵	مکرم مولانا مصلح الدین صاحب
۱۶۴۵	" ظفر اللہ سعیدی صاحب	۲۷۷۶	" شیخ انوار احمد صاحب
۱۶۵۸ F	" بشیر احمد صاحب شاکر	۲۷۸۵	" سعید احمد صاحب
۱۶۷۷	" نذیر احمد صاحب	۲۷۹۰	" ایم اے قیوم قریشی صاحب
۱۷۲۵ F	احمدیہ مسلم لائبریری لندن	۲۷۹۸	" مظہر الحق صاحب
۱۷۳۱ F	مکرم سید نعیم احمد صاحب	۲۷۹۹	" سیٹھ عبد الصمد صاحب
۱۷۶۲	محترمہ مہر النساء صاحبہ	۲۸۰۲	" شیخ کلیم الدین صاحب
۱۷۶۹ F	مکرم شریف احمد صاحب	۲۸۰۵	" شکیل احمد صاحب
۱۷۹۸ F	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	۲۸۱۲	" محمد ظفر احمد صاحب
		۲۸۴۱ F	" میر اے افضال صاحب

بقیہ صفحہ

مسلمانوں کے اندر جو عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا فرمایا ہے اس کا غیر مسلم مفکرین کو بھی اعتراف ہے چنانچہ ایک مشہور برطانوی مفکر بیڈلی رائٹ اپنی تصنیف مسیحیت اور اسلام مقابلہ میں لکھتے ہیں:-

"روزہ یوں تو دیگر مذاہب میں بھی موجود ہے - لیکن اسلام نے اسے جس صورت میں پیش کیا ہے وہ بے حد قابل تعریف ہے - اسلامی روزہ نہ صرف عبادت و ریاضت ہی ہے بلکہ انسانی کردار کو سدھارنے اور عزم و استقلال پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے - تیس دن تک برائیوں سے الگ رہنے کے بعد انسان کا کردار بدل جاتا ہے اور تیس دن کی بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کے بعد انسان مشقت پسند بن جاتا ہے - سچ تو یہ ہے کہ مسلمان قوم کو ابھارنے اور ترقی دینے میں روزے کا بہت بڑا حصہ ہے -"

اسی طرح پروفیسر آرنلڈ اپنی مشہور کتاب Preaching of Islam میں لکھتے ہیں -

"مسلمانوں کو مختصر عرصہ میں دنیا میں جو عروج حاصل ہوا ہے اس میں روزہ کو بہت بڑا دخل ہے پیغمبر اسلام نے ایک مہینہ تک روزہ رکھوا کر مسلمان قوم کو فاقہ کشی مشقت پسندی اور نفس کشی کا عادی بنا دیا تھا تیس دن تک مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے اُن میں تحمل اور برداشت کی بے پناہ قوت پیدا ہو گئی تھی"

گویا کہ غیروں کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کو دنیاوی لحاظ سے جو عظیم الشان کامیابی اور عروج اور روحانی لحاظ سے اعلیٰ مقام حاصل ہوا تھا اس میں رمضان المبارک کے روزوں کو بہت بڑا دخل تھا۔

لیکن اس زمانہ میں مسلمانوں کی عملی زندگی میں خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی روزوں کی وہ تاثیر نظر نہیں آتی جو قرون اولیٰ میں نظر آتی تھی - اس لئے کہ مسلمانوں کے اندر روزہ کی اہمیت اور فضیلت مٹ گئی اور اس کا تقدس جاتا رہا صرف چند رسم و رواج بن کر رہ گیا ہے - اُن کے روزوں سے اُن کی زندگی میں کوئی روحانی یا جسمانی یا اخلاقی تغیر پیدا نہیں ہوتا -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے ایک نہایت ضروری اہم رکن روزے کی

روحانی تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں -

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے -

مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے - ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے - بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی - جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں"

(لیکچر لا الٰہ الا اللہ)

مجلس خدام الاحمدیہ آل کشمیر کا سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں معًا بعد کنونشن کے پہلے دن کی کارروائی شروع ہوئی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس آل کشمیر خدام الاحمدیہ کنونشن کا افتتاح فرمایا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز مولوی محمد یوسف صاحب انور نے کی بعدہٗ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے خدام الاحمدیہ کا عہد دُہرایا آپ کے ساتھ تمام خدام کھڑے ہو کر عہد دُہرانے میں شامل ہوئے۔ ازاں بعد خاکسار محمد انعام غوری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اور روح پرور پیغام جو حضور انور نے از راہ شفقت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز جنرل سیکرٹری علاقائی کی درخواست پر خدام الاحمدیہ کشمیر کے نام ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سُنایا پیغام کے بعد عزیز محمد الیاس آسنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

خوش الحانی سے سُنایا۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر محمد انعت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور نے قیادت علاقائی کشمیر کی طرف سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا ایڈریس کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز جنرل سیکرٹری علاقائی نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے گذشتہ تین چار سالہ مساعی کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا اور نوجوانوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ موصوف نے خلافت کی برکات پر بھی مختصر طور پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہمارے سارے پروگرام اور مساعی کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے اور حضرت مصلح موعودؓ کا یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے نوجوانوں کی ایک تنظیم بنا کر ہماری استعدادوں کو اُبھارنے اور صلاحیتوں کو اچھے رنگ میں اپنے کاموں میں استعمال کرنے کے لئے راہ ہموار کر دی ہے۔ آخر میں موصوف نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر قیادت اور آپ کی رہنمائی اور ہدایات کی روشنی میں خدا کے فضل سے وادیٔ کشمیر کے خدام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور مسابقت فی الخیرات کا جذبہ ترقی کر رہا ہے اسی سلسلہ میں آپ نے گذشتہ سال سالانہ اجتماع کی اجازت مرحمت فرمائی اور امسال دوسرے سالانہ کنونشن میں بنفس نفیس تشریف لا کر اس اجتماع کو رونق بخش کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

افتتاحی خطاب محترم صاحبزادہ صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے اس کنونشن کے پہلے اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی توفیق سے مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر اپنا دوسرا سالانہ اجتماع آسنور میں منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جو نیک اغراض و مقاصد اس اجتماع کے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی محض اپنے فضل سے توفیق عطا کرے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز پیغام آپ کے لئے مرحمت فرمایا ہے میری خواہش ہے کہ مقامی منتظمین اُس کی نقول کر کے بلکہ اُس کا ترجمہ کشمیری زبان میں کر کے وادی کی جملہ جماعتوں میں بھجوائیں تاکہ وہ اس کو بار بار پڑھیں اور اس کے مضمون کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں۔ آنمحترم نے منتظمین کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ جائزہ لیں کہ ہر جماعت سے کتنے خدام آئے ہیں۔ اور اگر کسی جماعت سے نمائندگی نہیں ہوئی تو اُس کی وجہ معلوم کی جائے کیونکہ ایسے اجتماعات میں ہر جماعت کے نمائندہ وفود شامل ہونے از بس ضروری ہیں تاکہ وہ دینی باتیں یہاں وہ خود سنیں اور سیکھیں واپس جا کر دوسروں کو بھی بتا سکیں۔ اس سلسلہ میں آنمحترم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا جو نمونہ تھا اُس کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد آنمحترم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام ہی کے بعض اہم نکات کی طرف خدام کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ ہر چیز کے لئے مشق اور ٹریننگ کی ضرورت ہے آپ خادم ہیں اور بنی نوع انسان کی خدمت آپ کا فرض ہے۔ یہ خدمت یونہی نہیں ہو سکتی۔ ایک اَن پڑھ آدمی دوسروں کو نہیں پڑھا سکتا۔ پس اس نوع کی خدمت کے لئے خود پڑھنا سیکھنا ضروری ہے۔ ایک کمزور آدمی اُس رنگ میں بنی نوع انسان کی خدمت نہیں کر سکتا جس رنگ میں ایک طاقتور انسان کر سکتا ہے پس اس نوع کی خدمت کے لئے انسان کو قوی اور صحت مند ہونا ضروری ہے۔ آنمحترم نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کے متعلق جو واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ نوعِ انسان کی خدمت کے لئے ایک انسان کو قوی اور امین ہونا ضروری ہے۔ اِن دو بنیادی صفات کے ذریعہ ایک خادم حقیقی رنگ میں خادم بن سکتا ہے پس خدام الاحمدیہ کو قوی اور امین بننا چاہیئے ورنہ وہ خدمت کا حق نہیں ادا کر سکتے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صدر محترم نے فرمایا جو ذمہ داریاں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ نوجوانوں پر ڈالی ہیں۔ وہ آپ ہی کر سکتے ہیں کوئی اور طبقہ نہیں کر سکتا اور قوم کے نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ پس قوموں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ نوجوانوں کی اصلاح ہو اسی غرض کے لئے حضور المصلح الموعودؓ نے مختلف قسم کے تعمیری اور اصلاحی پروگرام؛ دو لائحہ عمل آپ کے لئے تجویز فرمائے ہیں اُن پر عمل پیرا ہونا اور اس کے متعلق اپنا محاسبہ کرتے رہنا نہایت ضروری ہے۔

آخر میں حضور انور کے اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ حقیقی خدمت نوعِ انسان کی خدا تعالیٰ کی سچی محبت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نوعِ انسان کی غمخواری اور اُنکی حقیقی خدمت کرنے والا اور کوئی وجود نہ تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ سے بھی پختہ اور کامل تعلق تھا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں بھی نہایت اعلیٰ و ارفع مقام پر آپ فائز تھے۔ پس آپ کا تعلق بھی جب اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہو گا تو بنی نوع انسان کی خدمت بھی اچھے رنگ میں ہو سکے گی۔ اس پُر لطف افتتاحی خطاب کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ بعد جلسہ جملہ مہمانوں کو چائے پلائی گئی۔

تقریری مقابلہ

بعد نماز مغرب وعشاء جملہ خدام کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں خدام کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ منصف کے فرائض مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے ادا کئے۔ اس مقابلہ کے لئے پہلے ہی پانچ عناوین صداقت مذہب۔ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ خلافت کی اہمیت و برکات۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کا روحانی پروگرام۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی۔ مقرر کئے گئے تھے۔ مختلف جماعتوں سے ۱۳ نوجوانوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ باری پورہ کے مکرم میر عبد الحمید صاحب اوّل اور مکرم عبد الحکیم صاحب وانی آف آسنور اور مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب دوم اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب آہنگر اور مکرم محمد امین صاحب گوہر سوم رہے۔

آخر میں صدر محترم نے نوجوانوں کی تقاریر پر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی رات ۱۱ بجے یہ پروگرام ختم ہوا۔ اس طرح پہلے دن کا پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن

نماز تہجد

اس اجتماع کے دوسرے دن کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز تہجد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھائی۔ جس میں کثرت سے خدام شریک ہوئے۔

درس

نماز فجر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی بعدہٗ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے درس دیا اور آیت کریمہ یا ایّھا الّذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم و اولادکم عن ذکر اللہ کی تشریح کرتے ہوئے ذکر کے مختلف معانی کی روشنی میں نماز با جماعت تلاوت قرآن مجید وغیرہ امور کی طرف احباب جماعت کو مؤثر رنگ میں توجہ دلائی — صبح ۷½ بجے جملہ مہمانوں کی چائے اور نان سے تواضع کی گئی۔

تربیتی اجلاس

۱۰ بجے تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا کھانے

سے فراغت کے بعد ٹھیک ۱۱ بجے خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف یاری پورہ نے کشمیری زبان میں خدام سے متعلق جو تازہ نظم انہوں نے بنائی تھی سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یحی الدین ویقیم الشریعۃ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سی بشارتیں دی ہیں ایک بشارت تو یہ تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ابھی ایک صدی آپ کے دعویٰ پر پوری نہیں گذری کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اگلی صدی کے لئے غلبۂ اسلام کی متواتر بشارتیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سنا رہے ہیں اس ضمن میں نوجوانوں پر خصوصاً بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے خلافت کی برکات پر بھی روشنی ڈالی آخر میں خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اس کنونشن کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے اندر روحانی ترقی ہو۔ باہم پیار ومحبت بڑھے اتحاد و اتفاق ترقی کرے خدا کرے کہ اللہ تعالےٰ ان مقاصد کو پورا فرمائے۔

مولانا صاحب موصوف کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریر فرمائی اپنی تقریر کے ابتداء میں موصوف نے فرمایا اس کنونشن کے اختتام پر امید ہے ہر خادم اپنے دل میں یہ خواہش اور یہ عہد کر رہا ہو گا کہ اگلے سال وہ اس دفعہ سے زیادہ تیاری کے ساتھ اور زیادہ سے زیادہ مقابلوں میں حصہ لے گا۔ اور عبادات میں بھی زیادہ شغف پیدا کرے گا۔ موصوف نے فرمایا ہر کام اور خدمت کا ایک وقت اور موقع ہوتا ہے جو توفیق اسلام کی خدمت کی ابتدائی زمانہ کے مسلمانوں کو ملی اور اس کے نتیجہ میں جو درجہ اُن کو ملا وہ بعد میں آنے والوں کو نہیں مل سکا اسی طرح آج خدمت اسلام کا جو موقعہ آپ کو مل رہا ہے آئیندہ آنے والے آپ پر رشک کریں گے۔ آج کے مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں انہوں نے حقیقی اسلام اور اسلام کی روح کو یکسر بھلا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں حقیقی اسلام سے نوازا اور اس کی تبلیغ کرنے کی سعادت دی توفیق عطا فرمائی ہے اس وقت ہمیں دو باتوں کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ قربانی کے میدان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور دوسرے ایک دوسرے سے ایسا پیار و محبت کا جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق دو احمدی اس طرح ہوتے چاہئیں کہ جیسے ایک ماں کے دو بیٹے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں آپس میں پیار و محبت اتحاد و اتفاق سے رہنے اور غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ازاں بعد مولوی نور احمد صاحب فاضل آف کوریل نے مختصر سی تقریر کی اور نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آسنور کے اطفال و خدام کی تربیت کا خاص خیال رکھنے کی محترم صاحب صدر کی خدمت میں درخواست کی۔ بعدہٗ عرفان نور احمد صاحب نو احمدی آف امریکہ جو قادیان سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے انگریزی میں اپنی قبولِ احمدیت کی ایمان افروز روئیداد اور اپنے تاثرات بیان فرمائے جس کا خلاصہ اُردو زبان میں بیان کیا۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے اختتامی خطاب فرمایا۔

یوم آزادیٔ وطن کی پُرمسرت تقریب

میں اس وقت اپنے ملک بھارت کے متعلق اور آپ نوجوانوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ملک سے متعلق یہ کہ آج کا دن ہندوستان کی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل ہے اور خوشی کا دن ہے جب کہ ہمارا ملک انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا۔ اور اس آزادی کا حاصل کرنا ہمارے لئے ازبس ضروری تھا کیونکہ غلامی کی حالت میں ہم اپنے ملک کو جس طرح بنانا چاہتے تھے نہیں بنا سکتے تھے خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۵ر اگست کے دن ہم نے اپنے وطن میں آزادی کا سانس لیا دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو صفحۂ ہستی کے دوسرے ممالک کے مقابل نمایاں مقام عطا کرے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ملک کی حفاظت اس کی ترقی اور بہبودی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے اور ہمیشہ ملک کی ترقی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہنا چاہیے آج بھی اختتامی دعا کے موقع پر ہم اپنے ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے دُعا کریں گے۔

خدام سے خطاب

خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جب تک انسان کو اپنے مقصد کے حاصل ہوجانے پر یقین کامل نہ ہو اُس وقت تک وہ اس کے لئے کوشش اور مجاہدہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے آپ اپنے اندر یقین کامل پیدا کریں اس بات پر کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات اور جماعت کے ساتھ غلبۂ اسلام مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انتہائی کس مپرسی کی حالت میں اور نہایت ناساعد حالات میں عظیم الشان بشارتیں دی گئی تھیں۔ وہ آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں اور آج بھی ہم اُن کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس یقین پر قائم نہ ہوں کہ غلبۂ اسلام جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ مقدر ہے۔ بے شک ہماری مخالفت ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے ہو رہی ہے مگر خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اُس کے پیار کے جلوے بھی ہم آئے دن مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز چند سالوں سے جماعت احمدیہ کو بار بار آگاہ فرما رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال گذرنے پر اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی مقدر ہے جماعت کو اس غلبہ اسلام کی صدی کے لئے ابھی سے اپنے کو تیار کرنا چاہیے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں عبادات اور دعاؤں پر زور دیں اور خدمت اسلام کے لئے اپنی جانیں اور مال قربان کریں اور دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالےٰ ہماری زندگیوں میں وہ مبارک دن ہمیں دیکھنا نصیب کرے پس نہایت تابناک اور روشن مستقبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین کے لئے مقدر ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں غلبۂ اسلام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات عالیہ کے مطابق قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم ساری دنیا میں لہرانے لگے۔ ہر طرح کی جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کرے کہ وہ دن جلد آجائے کہ ہم اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کے دن دیکھ لیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم رہا کہ اس اجلاس کے آخری وقت ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی مگر سامعین انہماک سے تقریریں سنتے رہے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب کے اختتام پر لمبی اور پُرسوز دُعا فرمائی اور اس طرح یہ بابرکت دو روزہ اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ جونہی دُعا ختم ہوئی نہایت زور کی بارش ہوئی گویا کہ خدا تعالیٰ نے اس زور دار بارش کو محض جلسہ کی کاروائی کیلئے روکے رکھا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تھوڑی دیر بعد جب بارش رُک گئی تو جملہ مہمان اپنے اپنے گاؤں واپس ہوگئے۔

اخبار قادیان

مورخہ ۲۷/۸ کو مکرم ظفر اللہ ایوب صاحب آف نائیجیریا زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ ٭ مورخہ ۲۶/۸ کو مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور سے زیارتِ مقامات مقدسہ اور رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہونے کیلئے قادیان تشریف لائے۔

٭ مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب درویش بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزور ہوچکے ہیں۔ بینائی بہت متاثر ہے۔ صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

٭ رمضان المبارک کے ایام میں امسال بھی گذشتہ سالوں کی طرح نماز ظہر تا عصر قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل درس دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اور بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس پہلے دو یوم مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے دیا اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں اور آپکی عدم موجودگی میں مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل یہ درس دیں گے۔ اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد حدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اِن ایام میں نماز تراویح کا پروگرام بھی مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء عزیز حافظ مظہر احمد صاحب اور نماز تہجد کے وقت مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم مولوی ذکاء اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال کا مورخہ ۲۵/۸ کو ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

جموں کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ — بقیہ صفحہ ۲

پڑی۔ خدام الاحمدیہ کے کونشن کے لئے ۱۴-۱۵ اگست اور کشمیر کانفرنس کے لئے ۲۱-۲۲ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئیں اس لئے ان تقاریب میں شرکت کے لئے جونہی بارشیں تھمیں اور راستہ صاف ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اراکین وفد بذریعہ بس ۱۱ر اگست کی صبح کو کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور ۸ بجے شب کھنہ بل بخیریت پہنچ گئے۔ کھنہ بل پر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر مجلس استقبالیہ مع احباب استقبال کے لئے موجود تھے رات اراکین وفد کا قیام مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب کے مکان پر رہا۔

بارہمولہ پورہ میں جلسہ ۱۲ر اگست کی شام کو اراکین وفد اسلام آباد سے بارہمولہ پورہ پہنچے۔ ۱۳ر اگست کو نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی اور نماز سے قبل ایک جامع و مانع ارشاد فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ کے صحن میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ صاحب نے کی جسمیں مولانا امینی صاحب اور مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقاریر فرمائیں۔ اور ۱۴ر اگست کو آسنور میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے اراکین وفد آسنور پہنچ گئے۔

بہشتی مقبرہ کی زیبائش و آرائش اور آپ کا تعاون

قادیان میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آنے والے دوست طبعًا بہشتی مقبرہ بھی بغرض دعا اور زیارت جاتے ہیں انتظامیہ کی طرف سے سالہا سال کی محنت اور احباب جماعت کے پُرخلوص تعاون سے بہشتی مقبرہ کی آرائش و زیبائش کا کام خوش اسلوبی سے جاری ہے اور اس سے ہر آنے والے کو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کا کام محض وقتی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے لگاتار توجہ اور محنت کے ساتھ ساتھ احباب کرام کے مالی تعاون کی بھی ضرورت ہے ایسے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ایک "مد تزئین بہشتی مقبرہ" مشروط بآمد کی منظوری دے رکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ احباب جماعت طوعی طور پر اس مد میں حسب توفیق چندہ دیں اور پھر اس آمد کے مطابق اس کے اخراجات چلائے جائیں۔ اب یہ احباب کا کام ہے کہ جس قدر اس مد میں زیادہ سے زیادہ رقم بھجوائیں گے اسی قدر انتظامیہ کی طرف سے مقبرہ کی زیبائش اور آرائش کو مستقل بنیادوں پر قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ صاحب توفیق مخلص احباب کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس مقبرہ کی قدر و منزلت کے مطابق اس مد میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھیج کر ممنون فرمائیں۔ تا دفتر ہذا اس کام کو زیادہ سے زیادہ خوش اسلوبی سے جاری رکھ سکے وباللہ التوفیق

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ

باغ اور بہشتی مقبرہ کے ارد گرد زرِ کثیر خرچ کر کے پختہ چار دیواری وقت کے اہم تقاضا کے پیشِ نظر بنائی گئی تھی۔ اس چار دیواری کی مرمت کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک "مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ" مشروط بآمد رکھی گئی ہے یعنی اس غرض کے لئے بوقتِ ضرورت خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے خرچ نہیں ہو سکے گا۔ البتہ احباب جماعت پر تحریک کر کے حاصل ہونے والی رقم سے مرمت کے اخراجات ہونگے۔

اس وقت بہشتی مقبرہ کی غربی دیوار کا ایک حصہ جس کے پچھلی طرف خاصہ نشیب ہے گر چکا ہے اور اگر فوری طور پر اس کو دوبارہ تعمیر نہ کیا گیا تو بہشتی مقبرہ کی حفاظت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ ہماری امانتی مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں اس وقت بہت قلیل رقم موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ مخیر احباب فوری طور پر اس مد میں رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ دیوار کو تعمیر کیا جائے اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت میں خلل نہ پڑے۔

رقوم محاسب صاحب کے نام اور مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں بھجوائی جائیں اللہ تعالیٰ احباب جماعت اور مخیر احباب کو جلد اس ضروری فرض سے عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قادیان میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۴ر اگست کو مسجد اقصیٰ میں محترم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کی صدارت میں اطفال الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیزم عبد الباسط قمر نے اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریر کی بعدہ خاکسار (عنایت اللہ) نے اطفال الاحمدیہ کے آئندہ سہ ماہی پروگرام اطفال کے سامنے رکھے اس کے بعد عزیزم انور احمد گجراتی نے نظم پڑھی اور محترم صدر جلسہ نے دعا کرائی اور جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ خاکسار عنایت اللہ ناظم اطفال الاحمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۹ر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

(۱) مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوری ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۵۰۰/ روپے حق مہر پر۔

(۲) مکرمہ حمیدہ نصرت صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب عابد درویش کا نکاح مکرم لطیف احمد صاحب ابن مکرم عبد السبحان صاحب حیدر آباد دکن کے ہمراہ مبلغ ۱۵۰۰/ روپے حق مہر پر۔

اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(اسیٹنٹ ایڈیٹر)

بقیہ اخبار احمدیہ: البتہ عمر کے تقاضا سے پہلے کی نسبت کمزور ہیں۔

۵۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں محترم صاحبزادہ صاحب مع مبلغین و بعض درویشان کرام بتاریخ ۲۶ر اگست دورہ کشمیر سے بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے الحمد للہ

پینٹنگ اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز نمونے

۱۔ پینٹنگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔

۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ مختلف مناظر دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔

۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1532, MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN-695009

PHONE NO - 2351
P.B. NO - 128
CABLE :- CRESCENT

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید فروخت اور تبادلہ کے لیے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹوونگس

AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO - 76360

رمضان المبارک

جملہ مبلّغین و معلّمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک میں اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں قرآن مجید اور احادیث کے درس اور نماز تراویح کا انتظام کریں۔ اور اس مبارک مہینہ کی برکات سے جماعت کا ہر فرد روحانی برکات سے متمتع ہونے کی پوری پوری کوشش کرے۔

جملہ انسپکٹران بیت المال، تحریک جدید، وقف جدید، اساتذہ احمدیہ مکاتیب، صدر صاحبان اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس بابرکت مہینہ سے خود اور اپنے حلقہ کے احمدی افراد کو فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں گے۔ اور قرآن مجید اور احادیث کے درس کا خاطر خواہ انتظام کریں گے۔

۲۔ مبلغین کرام اس مہینہ میں دوروں کا پروگرام نہ بنائیں۔ بلکہ مقامی جماعت میں قیام کر کے رمضان شریف سے استفادہ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا اور معمولی حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نو زائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے ایک سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ یعنی پیمانہ مقرر کیا ہے جو کم و بیش ۳½ سیر ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم ہفتہ عشرہ قبل ہونی چاہئیے تاکہ بیواؤں یتیموں اور مستحقین کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بر وقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔

یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے بنتی ہے۔ اور نصف صاع ڈیڑھ روپے۔ پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح مبلغ تین روپے مقرر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ بس سب احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے سب جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت ضعف پیری یا کسی اور دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ ان کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گا۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّت نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے۔ صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد ہر موصی کو انفرادی طور پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی یہ فارم جلد از جلد پُر کر کے موصی حضرات دفتر کو واپس ارسال فرمائیں۔ بعض موصیان کی طرف سے گذشتہ سالوں میں یہ فارم واپس نہیں آئے۔ ایسے موصی نوٹ فرمالیں کہ اگر ان کی وصیت پر کوئی زد آئی تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہو گی۔

یاد رہے کہ اصل آمد معلوم کئے بغیر موصی کے کھاتے میں بحث درج نہیں کیا جا سکتا اور نہ حساب کو آخری شکل دی جا سکتی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) جناب سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی پولیس پٹنہ اپنے برادر اکبر محترم پروفیسر ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے درخواست کرتے ہیں وہ اب پھر زیادہ بیمار ہیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین وکیل المال تحریک جدید

(۲) خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم امینی سلمہا اللہ تعالیٰ بی اے فائینل کے امتحان میں سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی امتحان کو بیٹی کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس کا مستقبل روشن ہو آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

◎ خط و کتابت کرتے وقت اگر آپ خریداری نمبر کا حوالہ دینا بھول گئے تو آپ کے ارشاد کی تعمیل میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)